اَلْاَنْبِيَاۤءُ اَحْيَاۤءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ ط

رسالہ حیاۃ الانبیاء

ترجمہ

اَنْبَاهُ الْاَذْكِيَا فِیْ حَيَاةِ الْاَنْبِيَاۤءِ

جسمیں

حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الممات کمال تحقیق و توضیح سے ثابت کی گئی ہے اور حدیث معارض کا متعدد طرق سے معقول جواب دیا گیا ہے۔

مصنفہ

شیخ المحدثین، تاج المفسرین، افضل المحققین، اکمل المصنفین امام جلال الدین سیوطی شافعیؒ

مترجمہ

جناب مولوی حافظ حفیظ اللہ خان صاحب حفیظ مولوی فاضل ملازم سررشتہ تعلیمات سرکار

باہتمام

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ نمبر انارکلی لاہور ۲

فون نمبرز ۳۵۳۲۵۵، ۷۲۴۳۹۹۱، ۷۳۳۸۸۵، ۷۴۲۳۳

نام کتاب ——— رسالہ "حیاۃ الانبیاءؑ"

عکسی طباعت ——— اگست ۱۹۹۳ء بمطابق صفر ۱۴۱۴ھ

باہتمام ——— اشرف برادران سلمہم الرحمٰن

ناشر ——— ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ - انارکلی لاہور ۲

فون نمبر ۳۲۴۷۸۵ ۳۵۳۲۵۵ ۷۲۴۳۹۹۱

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ - انارکلی لاہور ۲

ادارۃ المعارف جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی ۱۴

مکتبہ دار العلوم جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی ۱۴

دار الاشاعت اُردو بازار کراچی ۱

بیت القرآن اُردو بازار کراچی ۱

ادارۃ القرآن چوک لسبیلہ گارڈن ایسٹ کراچی

مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور

ہماری اس تقریر سے اشکال کا بالکلیہ استیصال ہو جاتا ہے کیونکہ اشکال مذکور صرف اس خیال سے پیدا ہوا تھا کہ جملہ " رد اللہ " حال یا استقبال کے معنی میں لیا گیا اور لفظ " حتے " تعلیلیہ مانا گیا اور جب ان دونوں لفظوں میں تاویل کردی گئی تو صحیح معنی نکل آئے۔

ہماری تقریر کی تائید ایک معنوی حیثیت سے بھی ہوتی ہے وہ یہ کہ اگر لفظ " رد " حال یا استقبال کے معنی میں لیا جائے گا تو سلام کی تکرار سے رد کی تکرار اور رد کے تکرار سے مفارقت روح کی تکرار لازم آئے گی اور تکرار مفارقت سے کئی محذور لازم آئیں گے۔

اول یہ کہ روح کے بار بار نکلنے سے جسد اطہر کو اذیت ہوگی یا اگر اذیت نہ ہوگی تو ایک قسم کی ایسی بات پائی جائے گی جو تعظیم و تکریم کے خلاف ہوگی۔

دوم یہ کہ یہ امر شہدا وغیرہ کی شان کے خلاف ہے کیوں کہ ان میں سے کسی کے لیے یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ اس کی روح عالم برزخ میں بار بار نکلتی اور عود کرتی ہے تو پھر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جن کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہے بدرجہ اولیٰ اس کے سزاوار ہیں کہ آپ کی روح اقدس ہمیشہ جسد اطہر میں باقی رہے۔

سوم یہ کہ یہ بات قرآن مجید[۱] کے خلاف ہے اس لیے کہ قرآن سے صرف دو موت اور دو حیات کا پتہ چلتا ہے اور تکرار بہت سی موت اور حیات کو مستلزم ہے اور یہ باطل ہے۔

چہارم یہ کہ یہ امر احادیث متواترہ مذکورہ بالا کے خلاف ہے اور جو امر قرآن مجید و متواتر حدیث کے خلاف ہو اس کی تاویل واجب ہے اور اگر اس میں تاویل کی صلاحیت نہ ہو تو وہ باطل ہے۔

لہٰذا واجب ہوا کہ حدیث مذکور میں وہ تاویل کی جائے جو ہم نے اوپر ذکر کی ہے۔

---

[۱] اس سے قرآن مجید کی یہ آیت مراد ہے " ربنا امتنا اثنتین و احییتنا اثنتین "۔ شیخ محی السنہ بغوی نے اس کی تفسیر حضرت ابن عباس قتادہ۔ ضحاک رضی اللہ عنہم کے قول سے یہ کی ہے کہ لوگ پہلے اپنے باپ کے اصلاب میں مردہ تھے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں زندہ کیا پھر ان کو اس موت کا مزہ چکھائے گا جو سب کے لیے ضروری ہے اور اس کے بعد قیامت کے روز حساب وکتاب کے لیے زندہ کرے گا پس یہ دو موت اور دو حیات ہیں ۱۲ ترجمہ حاشیہ مولانا مولوی حاجی حافظ محمد انوار اللہ خاں صاحب قبلہ مدظلہ۔